www.kitabmart.in

تحقیق اذان

از افادات

حضرت فخر المحققین سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

www.kitabmart.in

امامیہ مشن کی چھیالیسویں (۴۶) دینی خدمت

اذان کا مسئلہ مسلمانوں میں بہت زیادہ اختلافی ہو گیا ہے۔

حضرات اہلسنت اذان میں بہت سے ایسے فقرات کے پابند ہیں جسے شیعی نقطۂ نظر سے قابل اعتراض سمجھا جاتا ہے اور اسی طرح شیعی اذان کے بعض اجزاء پر دوسرے فریق کی جانب سے ایراد ہوتا ہے۔ اکثر اس اختلاف باہمی نے ناگوار صورتیں بھی اختیار کی ہیں اور گذشتہ قریبی زمانہ میں حیدرآباد دکن کی اسلامی سلطنت میں اس مسئلہ کو کافی اہمیت حاصل ہوئی چنانچہ اس سلسلہ میں کچھ استفسارات جناب سید العلماء کے پاس بھیجے گئے جن کے ممدوح نے فیصلہ کن جوابات تحریر فرمائے۔

چونکہ یہ تحقیقی کارنامہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے سب سے پہلا نمونہ ہی جو اس موضوع پر پیش کیا گیا ہے۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ سرکار ممدوح سے اس کو حاصل کر کے دنیائے علم و مذہب میں شائع کر دیا جائے

والسلام

خادم مذہب

سید محمد رضا نقوی سکریٹری امامیہ مشن وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

www.kitabmart.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء علماء و مجتہدین شیعہ سے

۱- برادران اہل سنت والجماعت اذاں میں (الصلوٰۃ خیر من النوم) کہتے ہیں کیا یہ کلمہ ماثورہ اور رکن اذاں ہے یا شعار اہل سنت ہے- جواب بحوالہ کتب فریقین مطلوب ہے۔

۲- نماز فرادیٰ ہو کہ جماعت (اشہد ان علیاً ولی اللہ) اذاں میں کہنا مستحب اور شعار اہل تشیع اور جزو ایمان ہے یا نہیں-

۳- دنیا کے ہر گوشہ میں اور علی الخصوص عتبات عالیات میں نماز جماعت ہو یا فرادیٰ بلا تخصیص عوام ہوں کہ علماء و مجتہدین ہر اذاں میں بلا ترک (اشہد ان علیاً ولی اللہ) اور (حی علیٰ خیر العمل) سفر و حضر ہر صورت میں کہتے ہیں یا نہیں

۴- اذاں میں (حی علیٰ خیر العمل) عمداً ترک کرنے سے اذاں باطل ہے یا نہیں

۵- اذاں میں آخر پر عمداً ایک مرتبہ (لا الہ الا اللہ) کہنے سے اذاں باطل ہے یا نہیں-

۶- اذاں ماثورہ کیا ہے-

۷- کیا اس میں کسی قسم کا رد و بدل یا کمی و بیشی جائز ہے مثلاً یہ کہ اسم اللہ جل جلالہ کے ساتھ کوئی مزید صفاتی جملہ از قبیل (العلی العظیم) یا (الرحمن الرحیم) جو کہ

www.kitabmart.in

قرآن میں مذکور ہیں شریک کریں یا اسم محمدؐ کے ساتھ صلوٰۃ والسلام جس کی قرآن میں تاکید ہے اضافہ کریں۔ جواب بحوالہ کتب مرحمت ہو۔

۸ - کیا کوئی اسلامی فرقہ اپنی خصوصیت کی بناء پر اللہ جل جلالہٗ اور محمدؐ کے اسم کے سوا اہلبیت اطہار یا صحابہ کرام یا اولیاء عظام میں سے کسی کا نام بطور اظہار عقیدت شریک کر سکتا ہے۔ مثلاً اشہد ان ابابکر خلیفۃ رسول اللہ (یا) اشہد ان عباس عصبتہ و وارث رسول اللہ (یا) اشہد ان علیاً ولی اللہ (یا) وصی رسول اللہ۔

۹ - (الصلوٰۃ خیر من النوم) ماثورہ ہے یا نہیں اور اسی طرح (حی علی خیر العمل) ماثورہ ہے یا نہیں۔

۱۰ - ایک ایسی مسجد میں جہاں سب مسلمان بلا امتیاز فرقہ مدت مدید سے نماز پڑھتے ہوں وہاں کوئی فرقہ وار اذاں کی ابتداء جائز و مناسب ہوگی یا وہاں وہی اذاں ماثورہ جاری رہے گی جس میں کسی فرقہ کی خصوصیت نہیں۔

۱۱ - کیا کوئی مسجد جس کی تعمیر کی اجازت کسی خاص فرقہ کا فرد حاصل کرے لیکن طلب اجازت میں مسجد کو اپنے فرقہ کے لئے مخصوص نہ کرے اور عام مسلمان اُس میں حسب معمول سالہا سال نماز پڑھتے رہیں کیا ایک مدت کے بعد وہ مسجد کسی ایک فرقہ کے لئے اذاں یا نماز کے لحاظ سے مخصوص ہو سکتی ہے۔

۱۲ - کیا اہل تشیع کے نزدیک اذاں کا بالجہر ہونا واجب ہے یا اذاں خفی بھی جائز ہے

www.kitabmart.in

۱۳- کیا اہل تشیع کے نزدیک اذاں کے واسطے مسجد کی تخصیص ہے یا مکان پر اذاں دیکر بھی مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔

۱۴- کیا اہل تشیع کے یہاں (اشہد ان علیا ولی اللہ) اذاں کا جزو لازم ہے اور کیا اس کے ترک سے اذان باطل ہو جاتی ہے۔

۱۵- کیا اہل تشیع کے ہاں (حی علی خیر العمل) اذاں کا جزو لازم ہے اور کیا اس کے ترک سے اذاں باطل ہو جاتی ہے۔

۱۶- کیا اہل تشیع کے ہاں اذاں کے آخر میں لا الہ الا اللہ دو مرتبہ کہنا لازم ہے یا ایک مرتبہ کہنا بھی ماثور ہے۔ جواب بحوالہ کتب مرحمت ہو۔

(**الجواب**) پیش نظر سوالات کو چونکہ فریقین کے نقطۂ نظر سے حل کرنا منظور ہے اس لئے اس بحث کے دو حصے کئے جاتے ہیں۔

پہلا حصہ سنی نقطۂ نظر سے - دوسرا حصہ شیعی نقطۂ نظر سے

(ا)

پہلے نقطۂ نظر سے جب ہم دیکھتے ہیں تو اوّل یہ سوال ہمارے ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ کیا اذاں مثل نماز کے ایک ایسی عبادت ہے جو خداوند عالم کی طرف سے بطور وجوب یا استحباب نازل کی گئی اور اُس کی ماہیت و حقیقت بالکل حکم حضرت احدیت سے عمل میں آئی ہے یا ایسا نہیں ہے بلکہ اُس کی نوعیت کچھ اس سے مختلف ہے؟

www.kitabmart.in

ہمارے برادران اہل سنت کے منقولات کی بنا پر حضرت رسولؐ کے تمام اقوال و افعال صرف بربنائے وحی الٰہی ہی نہیں ہوا کرتے تھے بلکہ اکثر آنحضرت صلعم کے ذاتی اجتہاد کا نتیجہ ہوتے تھے جس میں آپ کو بمفاد (وشاورھم فی الامر) صحابۂ کرام کے ساتھ مشورہ کا بھی حکم تھا اور کبھی اُن حضرات کا مشورہ آپ کی ذاتی رائے کے خلاف ہوتا تھا۔ اور کبھی آپ کے افعال پر جو صحابۂ کرام کی رائے کے خلاف ہوئے ہیں صحابہ نے ٹوکا ہے اور حضور اکرمؐ نے بربنائے انصاف یا بحکم خدا اُن کی اصابت رائے کا اقرار کیا ہے۔ اس سلسلہ میں موافقات حضرت عمر مشہور ہیں۔ جیسے منافق کی نماز جنازہ کے موقع پر بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ نماز کے لئے آگے بڑھے اور حضرت عمر نے آپ کا دامن پکڑ کر کھینچا کہ منافق کی نماز نہ پڑھایئے۔ حضرتؐ نے اعتنا نہ کی۔ نتیجہ میں آیت قرآنی حضرت عمر کی رائے کے موافق نازل ہوئی۔ اسی طرح اسیران بدر کے متعلق حضرتؐ کی رائے صحابہ کی رائے کے خلاف تھی مگر وحی سماوی نے صحابہ کی رائے کی تائید کی۔ اس کے شواہد کتب احادیث و سیر میں کثرت سے ہیں۔

اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ رسالتمآبؐ کے بعض اقوال و افعال بربنائے وحی الٰہی ہوتے تھے اور خداوند عالم کی جانب سے خاص طور پر اُن میں پابندی عائد ہوتی تھی اس میں نماز کے رکعات۔ اُس کی صورت۔ کیفیت۔ وضو اور غسل وغیرہ کی ترکیب داخل ہے یہ وہ عبادات سمجھے جا سکتے ہیں جو بالکل توقیفی اور جن کے اجزاء اور شرائط وغیرہ کی تعیین بالکل وحی الٰہی کی تابع ہے۔ اور بعض باتیں ایسی ہوتی تھیں کہ اُنمیں

www.kitabmart.in

خداوند عالم کی طرف سے کوئی حکم خاص بطور وحی نازل نہیں ہوتا تھا اور کوئی ترکیب مقرر نہیں ہوتی تھی۔ حضرت صحابۂ کرام کے مشورہ سے مصلحِ وقت اور مناسبت و خصوصیت کا لحاظ کرتے ہوئے کوئی خاص صورت تجویز فرماتے تھے۔ اس شکل میں جبکہ خداوند عالم کی طرف سے کوئی خاص ممانعت اُس صورت عمل سے نازل نہ ہوئی ہو تو اتنا تو ثابت ہوگا کہ وہ صورت ناجائز نہ تھی ورنہ خدا تعالیٰ اپنے رسولؐ اور تمام مسلمانوں کو ایک ناجائز کام کے ارتکاب پر برقرار نہ رہنے دیتا لیکن اُس صورت عمل کو اس طرح کا توقیفی اور خاص الخاص خدا کا مقرر کردہ بھی نہیں سمجھا جا سکتا۔ جیسا پہلی قسم کی عبادتوں میں ہے بلکہ اس میں اگر اُسی قسم کی مصلحت جو رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کے مقرر کرنے کی داعی ہوئی تھی کسی وقت کسی زیادتی کی داعی ہو تو "مصالح مرسلہ" کے تحت میں اُس زیادتی کا ہونا جائز ہوگا۔

"مصالح مرسلہ" کے تحت میں جو بات ہو وہ بدعت نہیں ہوا کرتی۔ ملاحظہ ہو علامہ شیخ علی محفوظ مدرس جامعۂ ازہر کی کتاب "الابداع فی مضار الابتداع" مطبوعہ مصر جو جامع ازہر کے شعبۂ وعظ و خطابت کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ ص۲۵

من الناس من تشتبه علیه البدع	بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو بدعت اور مصالح
بالمصالح المرسلة ومنشأ الغلط	مرسلہ میں دھوکا ہو جاتا ہے اور غلطی کا سبب یہ ہے
ان المصالح المرسلة یرجع معناها	کہ "مصالح مرسلہ" کے معنی کی بنیاد ہے ایک مناسب
الی اعتبار المناسب الذی لا یشهد له	پہلو کے لحاظ پر جس کے لیے کوئی خاص قاعدہ شہادت

www.kitabmart.in

اصل معین فلیس له شاهد شرعی علی الخصوص فلما کان ههنا موضع اشتباہ لان البدع والمصالح المرسلة یجریان من واد واحد وهو ان کلا منهما لم یقم علی خصوصه دلیل شرعی یجب الفرق بینهما وقد عرفت مما تقدم ماهی البدعة ولم یبق الا ان تعرف ماهی المصالح المرسلة فنقول قسم الاصولیون المناسب الذی هو مناط الحکم الی ما علم اعتبار الشرع له کمشروعیة القصاص حفظا للنفوس والاطراف وغیرها وما علم الغاءه له کالقادر علی اعتاق الرقبة فی کفارة الوقاع فی نهار رمضان لا یعدل الی صیام شهرین متتابعین مع ان الاعتاق لا ینزجر و ینزجر بالصوم وما لا یعلم اعتباره ولا الغاءه وهو الذی لا یشهد له اصل معین بالاعتبار

دینے کیلئے موجود نہ ہو۔ لہذا وہ ایسی چیز ہوتی ہے جس کے لئے کوئی شرعی سند بالخصوص موجود نہیں ہے۔ یہ دھوکا ہونے کا موقع ہے اس لئے کہ بدعت اور مصالح مرسلہ دونوں اس حیثیت سے یکساں ہیں کہ ان پر بالخصوص کوئی دلیل شرعی قائم نہیں ہوتی لہذا ضرورت ہے کہ بدعت اور مصالح مرسلہ میں فرق بیان کیا جائے بدعت کے معنی سابق میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ یہاں بس مصالح مرسلہ کے معنی بیان کردینے کی ضرورت ہے علمائے اصول فقہ نے اس مناسب پہلو کی جو کسی حکم کا مبنیٰ قرار دیا جائے۔ تین قسمیں قرار دی ہیں۔ ایک وہ مناسب پہلو جس کا اعتبار شرع میں ثابت ہوگیا ہے جیسے قصاص کا مشروع ہونا نفوس اور اعضائے جسمانی کی حفاظت کے لئے۔ دوسرے وہ کہ جس کا عدم اعتبار شرع میں ثابت ہوگیا ہو جیسے وہ شخص جو ماہ رمضان میں دن کو عورت سے مباشرت کرے وہ اگر ایک بندہ آزاد کرنے پر قادر ہو تو اسے پے در پے دو ماہ روزے رکھنے کی شق کو

www.kitabmart.in

وانما يعلم من مقاصد الشرع العامة فيعد من وسائلها وهذا القسم هو الذى يسمونه بالمصالح المرسلة	اشیا نہیں کرنا چاہئے اگرچہ بندہ آزاد کرنے میں اس کی اتنی تنبیہ نہ ہوتی ہو جتنی روزے رکھنے کی صورت میں اس کو تنبیہ حاصل ہوتی ہو۔ تیسرے وہ کہ نہ تو بالخصوص اس کا اعتبار ثابت ہوا ہو اور نہ عدم اعتبار۔ یہ وہ ہے کہ جسکے اعتبار پر کوئی خاص قاعدہ و قانون شہادت تو نہیں دیتا ہو مگر شریعت کے عام احکام سے جو مقصد کی منشا معلوم ہوتا ہے اس منشا اور مقصد کی تکمیل اس ذریعہ سے ہوتی ہے اور یہ امر اس منشا کے پورا ہونے کے ذرائع اور وسائل میں سے ہو۔ یہ قسم وہ ہے جس کو "مصالح مرسلہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اس کی مثال یہ ہے کہ حضرت عثمان نے اپنے زمانہ میں ایک اذان کا اضافہ کر دیا جیسا کہ صحیح بخاری "باب الاذان یوم الجمعۃ میں" ہے۔

عن السائب بن يزيد قال كان النداء يوم الجمعة اوله اذا جلس الامام على المنبر على عهد النبى صلى الله عليه وسلم وابى بكر وعمر فلما كان	سائب بن یزید کی روایت ہے کہ اذان روز جمعہ اس وقت ہوا کرتی تھی جب امام منبر پر بیٹھتا تھا۔ یہ صورت حضرت رسولؐ اور ابوبکر اور عمر کے زمانہ میں قائم رہی۔ جب عثمان کا زمانہ آیا اور

www.kitabmart.in

عثمان فلما کثر الناس زاد النداء الثالث علی الزوراء قال ابو عبد اللہ الزوراء موضع بالسوق بالمدینۃ ۔

لوگوں کی تعداد زیادہ ہوئی تو انھوں نے ایک اذاں کا مقام زوراء پر اضافہ کردیا۔ زوراء مدینہ کے بازار میں ایک جگہ ہے۔

دوسری روایت "باب المؤذن الواحد یوم الجمعۃ" میں ہے۔

عن السائب بن یزید ان الذی زاد التاذین الثالث یوم الجمعۃ عثمان بن عفان حین کثر اھل المدینۃ ولم یکن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن غیر واحد وکان التاذین یوم الجمعۃ حین یجلس الامام یعنی علی المنبر ۔

سائب بن یزید کا بیان ہے کہ وہ شخص جس نے جمعہ کے دن ایک اذاں کا اضافہ کردیا۔ وہ حضرت عثمان ہیں۔ اسوقت جب مدینہ کی مردم شماری زیادہ ہوئی اور حضرت رسولؐ کے زمانہ میں بس ایک شخص اذاں دیا کرتا تھا اور جمعہ کے دن اذاں اسوقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھتا تھا۔

تیسری روایت "باب الجلوس علی المنبر عند التاذین" میں ہے۔

عن ابن شہاب ان السائب بن یزید اخبرہ ان التاذین الثانی یوم الجمعۃ امر بہ عثمان بن عفان حین کثر اھل المسجد وکان التاذین یوم الجمعۃ حین یجلس الامام ۔

ابن شہاب (زہری) نے سائب بن یزید سے نقل کیا ہے کہ روز جمعہ یہ دوسری اذاں عثمان بن عفان نے جاری کی ہے جب مسجد میں آنے والوں کی تعداد زیادہ ہوگئی اور اس کے قبل بس اذان روز جمعہ اسوقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھے۔

www.kitabmart.in

چوتھی روایت "باب التاذین عند الخطبۃ" میں ہے۔

عن الزهري قال سمعت السائب بن يزيد يقول ان الاذان يوم الجمعة كان اوله حين يجلس الامام يوم الجمعة على المنبر في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر فلما كان في خلافة عثمان وكثروا امر عثمان يوم الجمعة بالاذان الثالث فاذن به على الزوراء فثبت الامر على ذالك

اذان روز جمعہ شروع میں بس اُس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھتا تھا۔ یہ صورت برابر حضرت رسولؐ اور ابوبکر و عمر کے زمانہ میں قائم تھی لیکن جب عثمان کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگوں کی مردم شماری زیادہ ہوئی تو آپ نے جمعہ کے دن ایک اور اذان حکم دیا جو زوراء میں دی جانے لگی اور اسکے بعد یہ برابر جاری ہوگئی۔

اس قسم کی روایت حافظ ابوداؤد اور نسائی نے بھی درج کی ہے۔

معلوم ہوا کہ حضرت رسول اکرمؐ کے زمانہ میں نماز جمعہ کے لئے صرف ایک اذان ہوتی تھی لیکن حضرت عثمان نے دو اذانیں مقرر کردیں۔ ایک اذان بازار میں اور ایک اذان پھر مسجد کے دروازہ پر۔ اُس پہلی اذان کا جو بازار میں دی جاتی تھی نہ وجود حضرت رسولؐ کے زمانہ میں تھا اور نہ حضرات شیخین کے عہد میں یہ بالکل حضرت عثمان کی ایجاد تھی۔

ظاہر ہے کہ اگر اذان مثل نماز کے توقیفی حیثیت رکھتی ہوتی تو یہ صورت

www.kitabmart.in

ممکن نہیں تھی کیونکہ نماز مثلاً پانچ وقت کے علاوہ چھ وقت کبھی نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی شخص اس کو گوارا کر سکتا ہے اس لئے کہ وہ بالکل توقیفی حیثیت رکھتی ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اذاں کی نوعیت کچھ نماز سے مختلف ضرور ہے اذاں کے متعلق یہ پتہ چل گیا ہے کہ وہ اظہار و اعلان کی غرض سے قرار دی گئی ہے لہذا اگر کسی وقت اظہار و اعلام کے لئے دو یا اس سے زیادہ اذانوں کی ضرورت محسوس ہو تو اسے بھی جائز سمجھا جائے گا۔

اذاں کے شروع شروع مشروع ہونے کے جو روایات پائے جاتے ہیں اُن سے بھی اس حقیقت کا بہت کچھ پتہ چلتا ہے یعنی اذان مثل نماز کے ایک ایسی چیز نہیں ہے جو بطور وحی رسالتمآب پر نازل ہوئی ہو اور اُس طرح کی توقیفی عبادت ہو جیسے نماز بلکہ اُس کی تشریع اور اُس کی صورت زیادہ تر مسلمانوں کے مشورہ اور اُن کی صوابدید سے ہوئی ہے جس کو رسالتمآب نے بھی پسند کیا ہے ۔

کنز العمال میں متعدد روایتیں ہیں جن میں یہ ہے کہ اذاں کی صورت ایک انصاری صحابی کے خواب کی بناء پر قرار پائی ہے جن کا نام عبد اللہ بن زید انصاری تھا

پہلی روایت | جامع عبد الرزاق سے

بینا انا نائم اذ رأیت رجلا معه خشبتان فقلت له فی المنام ان النبی صلی اللہ علیه وسلم یرید	عبد اللہ بن زید کا بیان ہے کہ میں سو رہا تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کے ہاتھ میں دو لکڑیاں ہیں ۔ میں نے خواب میں اُس سے کہا کہ حضرت سول

www.kitabmart.in

ان یشتری هذین العودین یجعلهما ناقوسا یضرب به للصلوٰة فالتفت الی صاحب العودین براسه فقال انا ادلکم علی ما هو خیر من هذا ۔	یہ دونوں لکڑیاں خریدنا چاہتے ہیں۔ ناقوس بنوائیں گے جو اوقات نماز میں بجایا جائے۔ وہ میری طرف متوجہ ہوا اور اُس نے کہا کہ میں تم لوگوں کو اس سے بہتر ترکیب بتاتا ہوں (اس کے بعد اذان کی تعلیم دی)

دوسری روایت | ابوالشیخ کی کتاب الاذان سے۔

کان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد همّ بالبوق وامر بناقوس فنحت فاری عبد الله بن زید فی المنام قال رأیت رجلا علیه ثوبان اخضران یحمل فی یده ناقوسا فقلت یا عبد الله أتبیع هذا الناقوس قال وما تصنع به قلت ننادی للصلوٰة قال افلا ادلك علی ما هو خیر من ذلك فقلت بلی قال تقول الله اکبر الله اکبر الخ	حضرت رسولؐ نے بوق کا ارادہ کیا اور ناقوس کا حکم بھی دیدیا یہاں تک کہ وہ بن گیا اُس وقت عبداللہ بن زید نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص ہے جو دو سبز حلّے پہنے ہے اور اُس کے ہاتھ میں ناقوس ہے (عبداللہ کا بیان ہے کہ) میں نے کہا کیوں بندۂ خدا تو یہ ناقوس فروخت کرے گا؟ اُس نے کہا ناقوس کیا کرو گے؟ میں نے کہا نماز کا اعلان کرینگے اُس نے کہا میں تم کو اس سے بہتر ترکیب بتاؤں؟ میں نے کہا ہاں۔ کیوں نہیں؟ اُس نے کہا تم کہو اللہ اکبر اللہ اکبر الخ

www.kitabmart.in

یہ روایت سنن ابن ماجہ میں بھی مذکور ہے۔

تیسری روایت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد ہمّہ الاذان
حتی ہمّ ان یامر رجالاً فیقومون
علی الآطام فیرقبون ویشیرون
الی الناس بالصلوٰۃ حتی رأیت
فیما یری النائم کانّ رجلاً علیہ
ثوبان اخضران علی سور المسجد
یقول

حضرت رسول ؐ کو اعلان نماز کے بارے میں
بڑی فکر تھی یہاں تک کہ آپ نے قصد کیا کچھ لوگوں
کو ٹیلوں اور بلندیوں پر کھڑے ہونے کا حکم دیں
کہ وہ ہاتھ اٹھا اٹھا کر لوگوں کو نماز کا اشارہ کریں
عبداللہ بن زید کا بیان ہے کہ اُس وقت میں نے
خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص ہے جو دو سبز حلّے
پہنے مسجد کے بیرونی احاطہ کی دیوار پر کھڑا ہے اور
کہہ رہا ہے۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر الخ

چوتھی روایت اہتمّ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بالاذان
بالصلوٰۃ وکان اذا جاء وقت الصلوٰۃ
صعد رجل فیشیر بیدہ فمن
راٰہ جاء ومن لم یرہ لم یعلم
بالصلوٰۃ فاہتمّ لذالک ہمّا
شدیدا فقال لہ بعض القوم
یارسول اللہ لو امرت بالناقوس

حضرت رسول ؐ کو نماز کے اعلان کی بڑی فکر
تھی۔ جب نماز کا وقت آتا تھا تو آپ کسی آدمی
کو بلندی پر بھیجتے تھے کہ وہ لوگوں کو ہاتھ سے
اشارہ کرے۔ جو دیکھ لیتا تھا وہ آتا تھا اور جو
نہ دیکھتا تھا اسے نماز کی اطلاع نہ ہوتی تھی۔ حضرت
کو اس کا بڑا ملال ہوا بعض لوگوں نے کہا کہ
ناقوس بجانے کا حکم دیدیجیے حضرت نے فرمایا
یہ نصاریٰ کا طرز عمل ہے، یہ ٹھیک نہیں ہے

www.kitabmart.in

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل النصاریٰ لا فقالوا لو امرت بالبوق ننفخ فیہ فقال فعل الیہود لا فرجعت الی اہلی وانا مغتم لما رأیت من اہتمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حالہ حتیٰ اذا کان اللیل قبل الفجر غشینی النعاس فرأیت رجلا علیہ ثوبان اخضران وانا بین النائم والیقظان فقام علی سطح المسجد فجعل اصبعیہ فی اذنیہ ونادیٰ الخ

پانچویں روایت | عن ابی عمیر بن انس قال اخبرنی عمومۃ لی من الانصار قال اہتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوٰۃ کیف یجمع الناس لہا فقیل

انھوں نے کہا اچھا بوق بجانے کا حکم دیجیے آپ نے فرمایا یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔ یہ بھی ٹھیک نہیں۔ عبد اللہ بن زید کا بیان ہے کہ میں اپنے گھر جو آیا تو مجھے رسالتمآبؐ کی اس پریشانی کا بڑا املال تھا۔ یہاں تک کہ جب رات ہوئی تو صبح کے قریب مجھ پر کچھ نیند کا غلبہ ہوا میں نے اُس حالت میں جو خواب اور بیداری کے درمیان کی ہوتی ہے ایک شخص کو دیکھا جو دو سبز حلے پہنے ہوئے تھا وہ مسجد کے کوٹھے پر کھڑا ہوا اور اُس نے اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں رکھیں اور پکار کر کہا اللہ اکبر۔ اللہ اکبر الخ

ابو عمیر بن انس کا بیان ہے کہ مجھ سے میرے کچھ اعمام نے جو انصار میں سے تھے بیان کیا کہ رسالتمآبؐ کو نماز کے متعلق بڑی فکر تھی کہ لوگوں کو اُس کے لیے جمع کیونکر کیا جائے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ نماز کا وقت آنے پر ایک جھنڈا نصب

www.kitabmart.in

النصب راية عند حضور
الصلوة فاذا رآها الناس اخبر
بعضهم بعضا فلم يعجبه ذلك
وذكر له المنخ فلم يعجبه ذلك
وقال انه من امر اليهود وذكر له
الناقوس فلم يعجبه ذلك
وقال هو من امر النصارى فانصرف
عبد الله بن زيد وهو مهتم بهمّ
النبي صلى الله عليه وسلم فاري
الاذان في منامه ۔

چھٹی روایت عن عبد الرحمن
بن ابي ليلى قال حدثنا اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان عبد الله بن زيد الانصاري
جاء الى نبي الله صلى الله عليه
وسلم فقال يا رسول الله رأيت
في المنام كأن رجلا قائم وعليه

کرا دیا کیجئے جب لوگ اُسے دیکھیں گے تو باہم
ایک دوسرے کو خبر دیدیں گے۔ حضرتؐ نے
یہ رائے پسند نہیں کی۔ بعض لوگوں نے بوق کا
مشورہ دیا وہ بھی ناپسند ہوا آپ نے فرمایا
کہ وہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔ بعض نے ناقوس
کا ذکر کیا آپنے اُسے بھی ناپسند کیا اور فرمایا
یہ نصاریٰ کا طریقہ ہے عبد اللہ بن زید اپنے
گھر جو واپس آئے تو وہ رسالتمآبؐ کی پریشانی
سے بہت متفکر تھے اُن کو خواب میں اذاں
کی صورت دکھلا دی گئی۔

عبد الرحمن بن ابی لیلی نے مختلف صحابہ
کی زبانی نقل کیا ہے کہ عبد اللہ بن زید انصاری
حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
کہا یا رسول اللہ مجھے خواب میں نظر آیا کہ ایک
شخص دو حلے پہنے ہوئے ایک دیوار کی منڈیر
پر کھڑا ہے اور اُس نے اذاں دی ہے۔

www.kitabmart.in

يرد ان الحضرت على جذمة
حائط فاذّن۔

ساتویں روایت | عن الشعبی
ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم اهتم بالصلوٰة اهتماما
شديدا استبين ذلك فيه وكان
مما اهتم به من امر الصلوٰة ان
ذكر الناقوس فقال هو من امر
النصارى ثم اراد ان يبعث رجالا
يؤذنون الناس بالصلوٰة في
الطرق ثم قال اكره ان اشغل
رجالا عن صلوتهم بصلوٰة غيرهم
فانصرف عبد الله بن زيد مهتمًا لهمّ
النبي صلى الله عليه وسلم
فاتاه فيما يرى النائم فقال له
ائت رسول الله صلى الله عليه
وسلم فمره فليامر رجلا فليؤذن عند

شعبی کی روایت ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو نماز کے بارے میں بڑی فکر ہوئی
جو نمایاں حیثیت رکھتی تھی۔ اس سلسلہ میں
ناقوس کا تذکرہ ہوا آپ نے فرمایا یہ نصاریٰ
کا طریقہ ہے۔ پھر آپ نے ارادہ فرمایا کہ کچھ
لوگ بھیجے جایا کریں جو راستوں پر کھڑے ہو کر
دوسرے لوگوں کو نماز کی اطلاع دیں لیکن
بعد کو آپ نے فرمایا یہ اچھا نہیں معلوم ہوتا
کہ کچھ لوگوں کی نماز کی خاطر دوسرے کچھ لوگوں
کو نماز سے روکا جائے اور بلانے میں مصروف
کیا جائے۔ عبد اللہ بن زید رسالتمآبؐ کی اس
پریشانی سے متفکرانہ حالت میں گھر واپس ہوئے
انھوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آیا ہے اور
وہ ان سے کہتا ہے کہ تم رسالتمآبؐ کے پاس
جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ کسی کو مامور کریں

www.kitabmart.in

حضور الصلوٰۃ یقول اللہ اکبر اللہ اکبر الخ	نماز کے وقت پر پکار کے کہا کرے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر الخ

ان روایات سے یہ نتیجہ یقینی طور سے نکلتا ہے کہ۔

(الف) نماز کے لئے اذاں کی خاص طور سے مشروعیت کسی وحی آسمانی کی بناپر نہ تھی کہ جس طرح نماز واجب ہوئی تھی اور فرض قرار دی گئی تھی اور اُس کی ترکیب بتائی گئی تھی اُس کے آداب یا مستحبات میں سے اذاں بھی بتلائی گئی ہو بلکہ رسالتمآبؐ نے خود یا دوسرے مسلمانوں کے توجہ دلانے سے اس ضرورت کا احساس فرمایا کہ مسلمانوں کو اوقات نماز کے اعلام کے لئے کوئی صورت ہونا چاہئے۔

(ب) اس اعلام کی صورت کو مسلمانوں کی رائے پر چھوڑا گیا اور اُن سے مشورہ لیا گیا۔

(ج) مختلف مشورے لوگوں نے دئے یا حضرتؐ نے خود خیال فرمائے۔ مثلاً

(۱) بوق (بھونپو) بجایا جائے اور اُس سے مسلمانوں کو اطلاع ہو۔

(۲) ناقوس (سنکھ) بجایا جائے۔

(۳) کچھ لوگ معین ہوں وہ بلندیوں اور ٹیلوں پر کھڑے ہو کر ہاتھوں سے اشارے کریں اور لوگوں کو مسجد کی طرف بھیجیں

(۴) نماز کے وقت ایک جھنڈا نصب کر دیا جایا کرے جب اُس کو لوگ دیکھیں گے تو آپس میں ایک دوسرے کو خبر کردیں گے۔

www.kitabmart.in

(۵) لوگ چوراہوں پر بھیجے جائیں اور وہ کھڑے ہوں جو ملے اُس کو مسجد کی طرف بھیجیں - ان میں سے بعض صورتوں کو رسالتمآبؐ نے بالکل ناپسند کیا بعض کے کرنے کا ارادہ کیا، ناقوس کے متعلق یہاں تک ہے کہ آپ کے ناپسند ہونے کے باوجود بنوا بھی لیا تھا اور وہ بن بھی گیا تھا -

(د) حضرتؐ کے اس تفکر اور اہتمام سے صحابہ کی نظر میں اس مسئلہ کو بڑی اہمیت حاصل ہو گئی تھی اور وہ اس فکر میں مستغرق اور اس خیال میں محو رہتے تھے - حضرت عبداللہ بن زید انصاری کو اس میں بڑا استغراق تھا، آخر کو انھیں خواب نظر آ گیا لیکن اس خواب کے مضمون میں بڑا اختلاف ہے یہاں تک کہ کوئی ایک روایت بھی دوسری سے ملتی ہوئی نہیں ہے -

پہلی روایت میں ہے کہ ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں دو لکڑیاں تھیں، عبداللہ بن زید نے اُس سے کہا کہ رسالتمآبؐ ان دونوں لکڑیوں کو خریدنا چاہتے ہیں - ناقوس بنوائیں گے جو نماز کے وقت پر بجایا جایا کرے - اُس لکڑیوں والے شخص نے کہا کہ میں تم کو اس سے بہتر صورت بتاتا ہوں اور اُس وقت اذان کی تعلیم دی -

دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص دو سبز حُلّے پہنے ہوئے تھا اور وہ بنا بنایا ہوا ناقوس ہاتھ میں لئے تھا - عبداللہ بن زید نے کہا کہ کیوں یہ ناقوس فروخت کرو گے؟ (یہ نہیں کہ رسالتمآبؐ لے) خریدنا چاہتے ہیں تا کہ اُس کو وقت نماز پر

www.kitabmart.in

بجوائیں) اُس نے کہا ناقوس کیا کروگے؟ تب انھوں نے کہا کہ ہم اُسے نماز کے اوقات میں بجوائیں گے۔ اُس نے کہا میں اس سے بہتر صورت نہ بتاؤں؟

تیسری روایت میں نہ ناقوس ہے نہ لکڑیاں۔ کچھ نہیں نہ کچھ گفت وشنید بس ایک مرتبہ خواب میں یہ دیکھا ہے کہ دو سبز حلّے پہنے ہوئے ایک شخص ہے جو مسجد کی بیرونی چار دیواری کے اوپر کھڑا ہوا ہے اور کہہ رہا ہے "اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔

چوتھی روایت میں یہ آدمی مسجد کے کوٹھے پر کھڑا ہوا ہے اور کان میں انگلیاں رکھکر باقاعدہ اذاں دیتا ہے۔

پانچویں روایت میں بس اتنا ہے کہ خواب میں آنیوالے نے اذاں کی ترکیب دکھلائی ہے تفصیل کچھ نہیں ہے۔

چھٹی روایت میں وہ آنے والا ایک غیر معین دیوار کی منڈیر پر کھڑا ہے یہ مسجد کی بیرونی چار دیواری ہے نہ مسجد کی چھت۔

ساتویں روایت میں دکھلائی دینے والا نہ تو دو لکڑیاں یا ناقوس لئے ہوئے ہے جس سے کچھ سوال وجواب ہو اور نہ بطور خود مسجد کی چھت یا احاطہ کی دیوار یا کسی اور دیوار کی منڈیر پر کھڑا ہے اور اذاں دے رہا ہے بلکہ اُس نے صبر وسکون کے ساتھ خود ان سے یہ کہا ہے کہ تم جاکر رسالتمآبؐ کے پاس کہو کہ وہ کسی کو مامور کریں کہ وہ نماز کے وقت اس طرح اذاں دیا کرے۔

یہ ہے وہ عظیم اختلاف جو اس خواب کی کیفیت میں پایا جاتا ہے۔ ان روایات

www.kitabmart.in

میں یہ بھی ہے کہ جب وہ انصاری اپنا خواب بیان کر چکا اور حضرت نے اُس خواب کی اطلاع بلال کو کر کے اذان پر مامور کر دیا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا تھا مگر مجھے بیان کرنے میں شرم دامنگیر ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے بیس دن کے بعد کہا کہ میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا تھا مگر بیان نہیں کیا تھا۔

انسان واقعی ایسے مقام پر متحیر ہو جاتا ہے کہ ایک ہی خواب ایک ہی شخص کا بیان کیا ہوا اور اُس میں اتنا عظیم اختلاف کہ کوئی ایک روایت دوسرے سے ملتی نہیں ہے۔ آخر انسان کس کو صحیح سمجھے اور کس کو نہ سمجھے۔

یہ بات بھی اپنی نوعیت میں عجیب ہے کہ رسالتمآب جو اس مسئلہ میں اتنے زیادہ متفکر و پریشان تھے اُن پر نہ وحی نازل ہو۔ نہ خواب دکھلائی دے اور ایک بزرگ کو صحابہ میں سے خواب دکھلائی دیجائے جس کو رسالتمآب بھی قائم مقام وحی سمجھ لیں۔ یہ وہ چیز ہے جس پر علماء بڑے ششش و پنج میں پڑے ہیں۔

علامہ سندی محمد بن عبد الہادی حنفی مدنی حاشیۂ سنن ابن ماجہ میں لکھتے ہیں۔

جاء فی ابی داؤد انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا رؤیا	سنن ابو داؤد میں یہ ہے کہ حضرت نے خواب کو سن کر فرمایا انشاء اللہ یہ سچا خواب ہے۔

www.kitabmart.in

حق ان شاء الله وهو يقين انه صلی الله علیه وسلم ما عمل برؤیا رجل لابعد معرفة انها حق اما بوحی او الهام او باجتهاد منه من حیث ان ذکی نظما یبعد فیه مداخل الشیطان او من حیث انه ذکر وتنداء الناس للصلوٰة وکل ذالک جائز فی نفسه لا یتوقع علیه ترتب خلل۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے خواب پر عمل کیا اُسوقت جب سمجھ لیا کہ وہ سچا خواب ہے۔ یا تو وحی کے ذریعہ سے یا الہام سے یا اپنے ذاتی اجتہاد سے کہ یہ الفاظ کی ترتیب ایسی ہے جس میں شیطان کی دخل اندازی نہیں معلوم ہوتی ہے یا اس حیثیت سے آپ نے عمل کر لیا کہ کہ اس میں سے ہی کیا ذکر الٰہی ہے اور لوگوں کو نماز کی دعوت ہے اور یہ دونوں باتیں بجائے خود جائز ہیں لہذا اس کے کہنے میں کسی خرابی کا اندیشہ نہیں ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت کا اس خواب کے اوپر عمل کرنا یقینی نہیں ہے کہ وحی و الہام کی بنا پر ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ الفاظ حضرتؐ کے "یہ انشاء اللہ سچا خواب ہے" صاف بتلاتے ہیں کہ کسی خاص وحی و الہام کا قدم درمیان میں نہ تھا پھر جبکہ یقینی نہیں بلکہ یقیناً نہیں ہے اور حضرت کا غالباً اس پر عمل کرنا آخری وجہ کی بنا پر ہے جیسا کہ اُس صورت حال کی بنا پر جو قائم تھی انتہائی قرین قیاس ہے یعنی اصل مسئلہ زیر غور رہی تھا کہ کیا صورت اختیار کی جائے، ناقوس بجوانے تک پر حضرت راضی ہو گئے تھے تاکہ اعلام و اعلان کا مقصد پورا ہو

www.kitabmart.in

اب جو ایک صورت آپ کے سامنے آئی جس میں ذکر الٰہی ہے تو آپ نے اس پر عمل جاری کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں خیال کیا بلکہ اُسے مجوزہ تمام صورتوں میں بہتر خیال فرمایا لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ موجودہ صورت جو خواب میں دیکھی گئی وہ کوئی خاص توقیفی حیثیت رکھتی ہے جس میں، مثل صورت نماز وغیرہ کے جو وحی الٰہی ثابت ہوئی کسی زیادتی کی گنجائش ہی نہیں۔

صحیح بخاری میں جو ان تمام کتب صحاح میں اصح الکتب مانی گئی ہے خواب والی روایت کا کوئی تذکرہ نہیں ہے اور علامہ عینی نے شرح میں صاف طور سے لکھا ہے کہ مصنف نے وہ حدیث درج نہیں کی اس لئے کہ وہ اُن کے معیار کے مطابق صحیح نہیں تھی اس میں "باب بدء الاذان" میں جو روایت ہے وہ حسب ذیل ہے۔

ابن جریج قال اخبرنی نافع ان ابن عمر کان یقول کان المسلمون حین قدموا المدینۃ یجتمعون فیتحینون الصلوٰۃ لیس ینادی لها فتکلموا یوماً فی ذالک فقال بعضهم اتخذوا ناقوساً مثل ناقوس النصاری وقال بعضهم بل بوقاً مثل قرن الیهود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰۃ فقال رسول اللہ	حضرت عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ مسلمان جب مدینہ میں آئے ہیں تو وہ مجتمع ہوتے تھے اور نماز کے وقت کا انتظار کرتے تھے۔ نماز کے لئے کوئی اعلان نہ تھا ایک روز اُن لوگوں نے اسکے متعلق گفتگو کی۔ بعض کی رائے ہوئی کہ نصاریٰ کی طرح کا ناقوس بنوالو بعض نے کہا کہ یہودیوں کی طرح کا بوق حضرت عمر نے کہا کہ کیوں نہیں ایک آدمی کو بھیجدیتے کہ وہ الصلوٰۃ کی آواز بلند کردے

www.kitabmart.in

صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم رسالتمآب نے فرمایا جاؤ بلال نماز کی آواز بلند کرو فناد بالصلوۃ۔

اس میں ابتداء اذان کی حضرت عمر کے مشورہ سے صرف ندائے صلوۃ کے عنوان معلوم ہوتی ہے۔ خواہ الصلوۃ الصلوۃ کی آواز ہو یا حیّ علی الصلوۃ کی صدا یہ اذان کا ابتدائی خاکہ ہے۔ بلال نے اس میں خود یا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے شہادت توحید کا اضافہ کر لیا تھا کہ وہ اسلامی نشان ہے اور اصل اصول اسلام و ایمان ہے۔ بظاہر کچھ عرصہ تک یہ سلسلہ قائم رہا۔ کنز العمال میں ہے۔

عن ابن عمر ان بلالا کان یقول اول ما اذّن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ حیّ علی الصلوۃ فقال عمر قل فی اثرھا اشہد ان محمدا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قل کما امرک عمر	ابن عمر کی روایت ہے کہ بلال نے جب اذان دینا شروع کی تو وہ اتنا کہا کرتے تھے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ۔ حیّ علی الصلوۃ۔ حضرت عمر نے کہا کہ شہادت توحید کے بعد یہ بھی کہو کہ اشہد ان محمدا رسول اللہ۔ رسالتمآب نے فرمایا کہ کہو جیسا عمر تم کو حکم دیتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر نے شہادت توحید کو سنکر یہ خیال کر کے کہ جب ایک رکن کی ارکان دین میں سے شہادت دیجا رہی ہے تو دوسرا رکن کیوں رہ جائے شہادت رسالت کا اضافہ کر دیا۔ اس کو بھی رسالتمآب نے

www.kitabmart.in

پسند فرمایا۔ اس سیاق سے حسب ذیل نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔

(۱) اصل اذان کی بنیاد اعلان و اعلام نماز کی غرض سے تھی جس کا اصلی جزو اور ابتدائی خاکہ صرف الصلوٰۃ (یا) حی علی الصلوٰۃ تھا۔

(۲) اس بنار پر کہ اس اعلان میں اسلامی نقارہ توحید کا آوازہ شریک ہوجائے اور اس شعار اسلامی کے اعلان سے پہلے حقیقت رکن دین اسلامی یعنی توحید کا مظاہرہ ہوجائے اُس میں شہادت توحید کا اضافہ ہوا جو کچھ عرصہ تک یونہی جاری رہا

(۳) حضرت عمر نے یہ خیال کرکے کہ شہادت توحید بغیر شہادت رسالت بجائے خود مکمل نہیں ہوتی تو اذان کے اعلان میں کیوں اُس جزو کے ساتھ اس کو بھی شریک نہ کردیا جائے اُس میں شہادت رسالت کا اضافہ کیا۔

(۴) یہ سب کچھ کسی وحی الٰہی پر مبنی نہ تھا اور حضرت عمر کو اس کا احساس تھا کہ اذان کی اس ترتیب و تشکیل کا نقشہ کسی وحی الٰہی پر مبنی نہیں ہے اسی لیے دو اصل اذان کی بنیاد قائم ہونے کے موقع پر انھوں نے رسالتمآب کی خدمت میں اپنا خیال پیش کیا ہے کہ پھر حضرت وحی کے مطابق اس پر عمل فرمائیں یا نہ فرمائیں بلکہ براہ راست مستقل طور پر آپ نے صحابہ سے کہا کہ "اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰۃ" "تم لوگ کیوں نہیں بھیجدیتے ایک شخص کو جو صلوٰۃ کی ندا کرے"

اسی طرح دوسرے موقع یعنی شہادت رسالت کے اضافہ کے موقع پر بھی آپ نے براہ راست بلال سے کہا ہے کہ قل فی اثرھا اشھد ان محمدا رسول اللہ

www.kitabmart.in

کو شہادت توحید کے بعد اشهد ان محمد ارسول اللہ "

اس طرح کا تحکم کسی ایسے امر میں نہیں ہو سکتا جس کی بنیاد توقیف شرعی پر ہو۔ یہ اور بات ہے کہ پہلی جگہ دوسرے صحابہ نے اور دوسری جگہ بلال نے صرف آپ کے حکم پر عمل کرنے میں تامل کیا اس لئے رسالتمآب نے بھی فرمادیا کہ ایسا ہی کرو جیسا عمر کہتے ہیں۔ ورنہ حقیقۃً اذان کے معاملہ میں گویا یہ امر مسلم تھا کہ اس کی بنیاد وحی الٰہی اور توقیف خداوندی پر نہیں ہے۔ ورنہ حضرت عمر کو اتنی جرأت اس معاملہ میں دخل اندازی بلکہ فرمان فرمائی کی ہوتی رہ گئی شہادت توحید اُس کی ذمہ داری اس روایت میں صرف بلال پر عائد کی گئی ہے کہ وہ یوں کہا کرتے تھے۔ بظاہر یہ اُن کا ذاتی اجتہاد تھا جس کی بناء پر اُنھوں نے یہ فقرہ داخل کیا تھا اور وہ معمول بہ رہا۔

اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے اگر خود رسالت مآبؐ کے طرز عمل اور قول و فعل سے یہ امر ثابت ہو جائے کہ وہ کسی شے کے اظہار و اعلان کو قریب قریب اُتنا ہی دوست رکھتے تھے جتنا اپنی رسالت و نبوت کے اظہار و اعلان کو بلکہ اُس کو آپ نے اپنی رسالت کے ساتھ مقرون و متصل قرار دیا ہو تو اُس کا اعلان شہادت رسالت کے بعد "مصالح مرسلہ" کے تحت میں جائز کیوں نہ ہو۔

www.kitabmart.in

یہ کوئی شخص نہ کہے کہ پھر آپ نے حکم کیوں نہیں دیا؟ مذکورہ بالا روایت سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے تو ابتدائً اپنی رسالت کے بیانگ بلند اذان میں اعلان کرنے کا حکم بھی نہیں دیا تھا مگر حضرت عمرؓ نے بلال سے کہہ دیا کہ تم اسے کہا کرو، آپ نے بھی سکوت اختیار فرمایا یا کہہ دیا کہ جو کچھ عمر کہتے ہیں ان کی بات مانو۔ لہذا اگر حضرت عمر یا کوئی اُن کے ایسے بزرگ اس کا احساس کرتے کہ اس شہادت کو بھی کہنا چاہئے اور اُس وقت حضرت صلعم منع فرماتے تو معلوم ہوتا کہ اس کا کہنا خاص طور سے ممنوع ہے۔

آپ کا کام اتنا تھا کہ آپ سمجھا دیں کہ اس بات کا اقرار و اعتقاد بھی میری رسالت کے اعتقاد و اقرار کے ساتھ مقرون اور قریب قریب مساوی درجہ رکھتا ہے جس کو آپ نے سمجھایا اور جتلا دیا لہذا اس امر کے متعلق جس کو حضرت نے بتلایا مسلمانوں کو خود "مصالح مرسلہ" کے تحت میں یہ سمجھنے کے بعد کہ یہ بھی اقرار رسالت کی طرح ایک ضروری امر ہے اور نیز اس کے اعلان میں رسولؐ نے خود کتنا اہتمام کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا بیش از بیش اعلام حضرت کو مطلوب تھا یہ احساس کرنا چاہئے تھا کہ اگر یہ شہادت رسالت کے بعد اذان میں بطور اعلام و اعلان داخل ہوجائے تو یہ کوئی ناجائز امر نہیں بلکہ مفاد و منشاء حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مطابق ہی ہوگا۔

وہ چیز جس کو آپ نے اپنی نبوت و رسالت کی تصدیق کا مقرون قرار دیا

www.kitabmart.in

اور بنص متواتر متفق علیہ ہیں بالکل اُس کا اعلان و اظہار فرمایا وہ ولایت علی بن ابی طالب ہے۔

ایک طرف قول حضرت باری تعالیٰ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون جس میں ولایت خداوند عالم جس کا عنوان ہے الوہیت - ولایت رسول کریم جس کا عنوان ہے رسالت، ولایت خاصہ اُس شخص کی جو بحالت رکوع زکوٰۃ ادا کرے تینوں کو ایک سلک میں قرار دے کر یہ ظاہر کیا ہے کہ پہلی ولایت سے متصل دوسری ولایت اور دوسری سے متصل تیسری ہے اور ان میں فصل و تفریق نہیں ہے اور یہ باجماع مفسرین ثابت ہے کہ یہ آیت شان والاشان حضرت علی بن ابیطالب ؑ میں نازل ہوئی ہے۔

دوسری طرف نقل متواتر حضرت رسول اکرم ؐ اُس اہتمام بلیغ کے ساتھ کہ حجۃ الوداع سے واپس آکر ہزاروں آدمیوں کے مجمع کو سخت تمازت آفتاب حرارت ہوا میں روک کر لق و دق میدان کے اندر فراز منبر پر بآواز بلند فرمایا الست اولیٰ بکم من انفسکم قالوا بلیٰ قال من کنت مولاہ فھذا علیؑ مولاہ اس طرح ولایت علیؑ کو اپنی ولایت کے ساتھ جو بعنوان رسالت ہے مقرون فرما کر دونوں کی ایک حیثیت ثابت کی اور ایک حکم میں شریک قرار دیا اور یہ ثابت کیا کہ جو آپ کی مولویت بحیثیت رسالت کا اقرار کرے اُسے علی بن ابیطالب ؑ کی مولویت بمعنی ولایت کا بھی اقرار کرنا لازمی ہے اور اس اہتمام بلیغ سے یہ بھی ثابت کر دیا

www.kitabmart.in

کہ آپ کو اس کے اعلام و اعلان میں انتہائی اہتمام ہے۔

اس کے بعد اگر مسلمان "مصالح مرسلہ" کے تحت میں رسول ص کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے اشہد ان محمداً رسول اللہ ص کے بعد جس معنی سے وہ انما ولیکم اللہ الخ کی آیت اور من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ کی حدیث پر ایمان لائے ہوں اُسی معنی سے اشہد ان علیاً ولی اللہ کہنے لگتے تو یہ کسی طرح جرم نہ ہوتا اور نہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے منشاء کے خلاف ہوتا اس لئے کہ یہ آپ کا عین مطلوب تھا۔

یہ خیال کرنا کہ آخر رسالتمآب ص کے زمانہ میں یہ کس لئے رائج نہیں ہوا؟ اس بنا پر بھی صحیح نہیں ہے کہ اس عمومی اعلان ولایت کے بعد حضرت رسول اکرم مدینہ میں آکر زندہ ہی بہت کم رہے اور وہ بھی زمانہ اکثر بیماری میں گزرا لیکن جبکہ اذان میں شہادت توحید و رسالت کا مقصد آپ کی مصلحت اور ولایت علی بن ابی طالب کے متعلق آپ کا حقیقی منشاء معلوم ہو گیا تھا تو مسلمانوں کو اس میں آپ کے صریحی حکم کی جستجو کرنا یا بسبب قلت و ضیق وقت آپ کے سامنے اس کے رائج نہ ہونے یا اُس کے ہم تک بطور روایت نہ پہنچنے کی آڑ میں پناہ لینا ہرگز ہرگز کسی طرح مناسب نہیں ہے۔

حی علی الصلوٰۃ کے ساتھ حی علی الفلاح کا ثبوت خود رسالتمآب ص کے

www.kitabmart.in

طرزِ عمل سے ملتا ہے ملاحظہ ہو ابن ابی ملیکہ کی روایت قال اذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ فقال حی علی الفلاح "حضرتؐ نے ایک بار اذان فرمائی تو اُس میں حی علی الفلاح کہا" اور حی علی خیر العمل کی نسبت کنز العمال میں یہ روایت ہے کہ کان بلال یؤذن بالصبح فیقول حی علی خیر العمل "بلال صبح کی جو اذان دیتے تھے اُس میں حی علی خیر العمل کہتے تھے"۔

بیہقی نے سنن الکبریٰ میں حضرت عبداللہ بن عمر کے متعلق لکھا ہے۔

انہ کان یؤذن بحی علی خیر العمل احیانا "آپ اکثر اذان میں حی علی خیر العمل کہتے تھے"۔

اور حضرت علی بن الحسینؑ سے روایت ہے کہ ھو الاذان الاوّل "اصلی اذان یہی ہے"

محب طبری نے زید بن ارقم سے نقل کیا ہے کہ اُنھوں نے بھی اذان میں حی علی خیر العمل کہا ہے۔

الصلوٰۃ خیر من النوم کے متعلق بعض روایات میں اس قسم کے اجتہاد کی ذمہ داری بلال پر عائد کی گئی ہے جیسا کہ مسند عبداللہ بن عمر والی روایت میں اصلی کنز العمال کی ہے۔

قال الزھری وزاد بلال فی نداء زہری کا بیان ہے کہ بلال نے نماز صبح کی

www.kitabmart.in

صلوٰۃ الفجر الصلوٰۃ خیر من النوم فاقرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم	اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کا اضافہ کرو تو حضرت رسولؐ نے اُسے برقرار رکھا۔

لیکن دوسری روایتیں اس کے خلاف ہیں۔ اُن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ فقرہ جناب رسالتمآبؐ کے بعد بڑھا ہے۔ کہ اُن میں سے بعض میں اس کی ذمہ داری حضرت عمر پر لگائی گئی ہے جس کی نوعیت بھی مختلف ہے۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت عمر نے خود سے اپنے مؤذن کو مامور فرمایا کہ وہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہا کرے۔ ملاحظہ ہو کنز العمال "باب التثویب"۔

ان عمر قال لمؤذنہ اذا بلغت حی علی الفلاح فی الفجر فقل الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم۔	حضرت عمر نے اپنے مؤذن سے کہا کہ جب نماز صبح میں حی الفلاح تک پہونچنا تو کہنا الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم۔

دوسری روایت میں ہے کہ۔

ان المؤذن جاء الی عمر بن الخطاب یؤذنہ لصلوٰۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوٰۃ خیر من النوم فامرہ عمر ان یجعلھا فی نداء الصبح۔	مؤذن حضرت عمر کے پاس نماز صبح کی اطلاع دینے کو آیا تو آپ کو سوتا ہوا پایا۔ اُس نے کہا الصلوٰۃ خیر من النوم۔ آپ نے حکم دیا کہ وہ اس فقرہ کو نماز صبح کی اذان میں داخل کر دے۔

www.kitabmart.in

مگر بعض روایات میں ہے کہ خود حضرت عمر بھی اُس کو بُرا سمجھتے تھے اور اُس سے ممانعت کی نیت رکھتے تھے جس کا آپ کو موقع نہیں ملا۔

ملاحظہ ہو ابن جریج کی روایت۔

قال اخبرنی حسن بن مسلم ان رجلا سأل طاؤسا متی قیل الصلوٰۃ خیر من النوم قال اما انھا لم تقل علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن بلالا سمعھا فی زمان ابی بکر بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولھا رجل غیر مؤذن فاخذھا منہ فاذن بھا فلم یمکث ابوبکر الا قلیلا حتی اذا کان عمر قال لو نھینا بلالا عن ھذا الذی احدث وکانہ نسیہ واذن بہ الناس حتے الیوم۔

ایک شخص نے طاؤس یمانی سے پوچھا کہ یہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہا جانا کس زمانہ سے شروع ہوا ہے۔ انھوں نے کہا اتنا یقینی ہے کہ یہ رسالتمآب کے زمانہ میں نہیں کہا گیا ہے۔ حضرت ابوبکر کے زمانہ میں بلال نے ایک شخص کی زبان سے جو مؤذن نہیں تھا الصلوٰۃ خیر من النوم۔ کا فقرہ سُنا۔ انھوں نے اس کو اذان میں داخل کر دیا اس کے بعد ابوبکر بہت کم دن زندہ رہے۔ حضرت عمر کا زمانہ آیا تو انھوں نے کہا اچھا ہو ہم بلال کو اس نئے فقرہ سے جو وہ کہتے ہیں روک دیں۔ اس کے بعد شاید انھیں خیال نہ رہا اور منع نہیں کیا اور لوگ آج تک اُس کو اذان میں کہتے رہے۔

www.kitabmart.in

اس میں اگرچہ حضرت عمر کی صفائی موجود ہے لیکن بلال پر خواہ مخواہ یہ الزام آتا ہے کہ انھوں نے ایک عام آدمی کی زبان کے فقرہ کو اذان میں کیسے داخل کر دیا؟ ایک روایت میں بلال پر سے بھی یہ الزام ہٹ جاتا ہے اور سعد کے سر جاتا ہے۔

عن ابن جریج قال اخبرنی عمر بن حفص ان سعداً اول من قال الصلوٰۃ خیر من النوم فی خلافۃ عمر فقال عمر بدعۃ ثم ترکہ وان بلالا لم یؤذن لعمر	عمر بن حفص کا بیان ہے کہ سعد نے سب سے پہلے الصلوٰۃ خیر من النوم کہا زمانہ حضرت عمر میں۔ حضرت عمر نے کہا یہ بدعت ہے اسکے بعد پھر آپ نے چھوڑ دیا اور خاص طور سے منع نہیں کیا اور بلال نے تو زمانہ حضرت عمر میں اذان ہی نہیں دی

ان روایات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس فقرہ الصلوٰۃ خیر من النوم کی نسبت کچھ پتہ ہی نہیں ہے کہ پہلا مخترع اس کا کون ہے؟

مجاہد کی روایت ہے کہ۔

کنت مع ابن عمر فسمع رجلا ثوّب فی المسجد فقال اخرج بنا من عند ھذا المبتدع۔	میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا۔ آپ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ مسجد میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہہ رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ چلو ہمیں اس بدعتی کے پاس سے۔

لا الہ الا اللہ کے دو مرتبہ یا ایک مرتبہ کہنے کے متعلق میں ہے کہ اس خطاب

www.kitabmart.in

ہیں جس کے روایات کا سابق میں تذکرہ کیا گیا ہے بیشک لا الہ الا اللہ اذان کے
19 آخر میں ایک ہی مرتبہ مذکور ہے اور بعض روایات میں تعداد بھی مذکور ہے کہ فصول اذان اور فصول اقامت ۲۰ ہیں لیکن صحیح بخاری سے جو اصح الکتب الصحاح ہے اس کی تائید نہیں ہوتی ہے۔

ملاحظہ ہو صحیح بخاری میں پہلی روایت "باب بدء الاذان"۔

حدثنا عمران بن میسرة قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا خالد عن ابی قلابة عن انس قال ذکروا النار والناقوس فذکروا الیهود والنصاریٰ فامر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامة۔	انس کی روایت ہے کہ اعلان نماز کے لئے آگ کا تذکرہ ہوا کہ روشن کردی جایا کرے، اور ناقوس کا جس کے اوپر یہود و نصاریٰ کا نام لیا گیا کہ یہ ان کا طریقہ ہے اس وقت بلال کو حکم ہوا کہ وہ اذان و اقامت کہیں۔ اذان جفت اور اقامت طاق۔

دوسری روایت "باب الاذان مثنیٰ مثنیٰ"۔

عن انس قال امر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامة۔	بلال کو حکم ہوا کہ نماز کو جفت عدد کے ساتھ کہیں اور اقامت کو طاق عدد کے ساتھ۔

تیسری روایت۔

عن انس بن مالک قال لما کثر الناس قال ذکروا ان اعلموا وقت الصلوٰة	جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو خیال ہوا کہ نماز کے وقت کی کوئی علامت ہونا چاہئے

www.kitabmart.in

بثیث یعرفونہ فذکروان یورو نارا ویضربوا ناقوسا فامر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامۃ	جس سے سب کو علم ہوجائے اسکے متعلق ذکر ہوا کہ آگ روشن کردیجایا کرے یاناقوس بجادیا جایا کرے لہذا بلال کو حکم ہوا کہ وہ اذان کو جفت اور اقامت کو طاق عدد میں کہیں ۔

چوتھی روایت جس کے الفاظ بالکل دوسری روایت سے متحد ہیں ۔

ان تمام روایات سے صاف ظاہر ہے کہ فصول اذاں کا عدد شفع یعنی جفت ہونا چاہئے اور فصول اقامت کا عدد وتر یعنی طاق ۔

عام روایات کی بنار پر اذان واقامت دونوں کا عدد طاق ہوتاہے جو مذکورہ صحیح روایات کے بالکل منافی ہے ۔ اذان کی تعداد کا جفت اور اقامت کا طاق ہونا یونہی صحیح ہوتاہے کہ اذاں میں لا الہ الا اللہ مثل دیگر فصول کے جفت یعنی دومرتبہ ہو۔ اب فصول اذان جفت اور فصول اقامت طاق رہیں گے جو صحیح بخاری کے مندرجۂ بالا احادیث کے بالکل مطابق ہے ۔

مندرجۂ بالا تفصیلی دلائل کی بنار پر اب اُن سوالات کا جو مذہب اہلسنت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں حسب ذیل جواب تحریر کیا جاتا ہے (مطابق کتب اہل سنت)

۱۔ الصلوۃ خیر من النوم کا ماثور یا رکن اذان ہونا کسی طرح ثابت نہیں ہے اور جبکہ حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ بن عمر ایسی مقتدائے اہلسنت ہستیاں اُس کو بدعت

www.kitabmart.in

سمجھتی ہیں (جیسا کہ سابقہ روایات سے ثابت ہوا) تو اُسے صحیح طور سے شعار اہلسنت سمجھنا بھی ممکن نہیں ہے۔

۲۔ مخصوص اہل تشیع کا تو اس کے متعلق جو عقیدہ ہے وہ دوسرے حصّہ سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن ہمارے مذکورہ سابق بیانات سے ثابت ہوتا ہے کہ اشہد ان علیاً ولی اللہ کہنا اذان میں بربنائے "مصالح مرسلہ" مطلوب اور محبوب اور موافق منشائے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اس لئے اس کا شعار عامۂ اہل اسلام ہونا مناسب و راجح ہے۔

۳۔ علماء عراق و ایران کے طرز عمل کا سوال حصّۂ دوم سے تعلق رکھتا ہے۔

۴۔ حی علیٰ خیر العمل کا زمانۂ رسالتمآبؐ میں اذان میں کہا جانا ثابت ہی ہے بعد ودیر اذان ہو گیا۔ اس کا کم کرنا ایک ایسے اذان کا کم کرنا ہے جس کے بعد اذان کی وہ صورت قائم نہیں رہتی جو زمانہ رسالتمآبؐ میں جبکہ وہ کہا جاتا تھا موجود تھی۔

۵۔ اذان میں ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنا اذان کی اُس صورت کے خلاف ہے جو مطابق احادیث صحیحہ اذان کے لئے قرار دی گئی ہے۔

۶۔ اذان جو رسالت مآبؐ کے زمانہ میں تھی اُس میں حی علی الفلاح کے بعد حی علیٰ خیر العمل اور آخر میں لا الہ الا اللہ دو مرتبہ موجود تھا اور الصلوٰۃ خیر من النوم کا فقرہ نہ تھا اور اشہد ان علیاً ولی اللہ کہنے کے مقتضی اور دلائل موجود ہیں جن کی بناء پر شہادت رسالت کے ساتھ شہادت ولایت بھی ادا کرنا

www.kitabmart.in

سنت ہے۔

۷۔ کمی درست نہیں ہے۔ زیادتی ایسی جو عمومات لفظیہ یا مصالح مرسلہ کے تحت میں داخل ہو سکے جائز ہے۔ تکبیر کی حقیقی صورت یعنی اللہ اکبر کہنے کے بعد کچھ بطور صفات باری تعالےٰ ذکر کر دینا اور اسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ درود و سلام بھیجنا اور اشھد ان علیا ولی اللہ کہنا یہ سب صحیح و درست ہے۔

۸۔ اشھد انّ علیاً ولی اللہ کے علاوہ جو دوسرے فقرات ذکر کئے گئے ہیں اُن کا اضافہ اس لئے درست نہیں ہے کہ نہ وہ بالخصوص ماثور ہیں اور نہ وہ مصالح مرسلہ کے تحت میں داخل ہوتے ہیں اس لئے کہ حضرات اہلسنت جو حضرت ابوبکر کی خلافت کو صحیح سمجھتے ہیں وہ بھی آپ کی خلافت کے متعلق حضرت رسولؐ کی قرارداد اور آپ کے اعلان کے قائل نہیں ہیں نہ یہ کسی بنا پر ثابت ہو سکتا ہے کہ حضرت صلعم کا منشار اس کا اعلان تھا۔ اسی طرح حضرت عباسؓ کا عصبہ و وارث ہونا وہ بجائے خود صحیح ہو بھی تو حضرت رسولؐ کی رسالت کے ساتھ اُس کے اعلان کا کسی حیثیت سے منشاء و مقصود حضرت رسول اکرمؐ ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ برخلاف ولایت حضرت علیؑ کے اس لئے کہ جو لوگ آپ کی امامت بمعنی مصطلح عند الشیعہ کے قائل نہیں ہیں وہ بھی آپ کی ولایت و مولویت کو کسی نہ کسی معنی میں اور اُس کے اعلان و اظہار کو تسلیم کرتے ہیں۔

www.kitabmart.in

۹۔ حی علی خیر العمل زمانۂ رسالتمآبؐ میں موجود تھا۔ الصلوٰۃ خیر من النوم موجود نہ تھا۔

۱۰۔ وہ اذان ہونا چاہئے جو حضرت رسول اکرمؐ کے قول و عمل اور منشار کے مطابق ہو۔ عام افراد کے طرز عمل اور رواج کو کوئی چیز نہیں سمجھنا چاہئے۔

۱۱۔ جس فرقہ کا شخص اُس مسجد کی تعمیر کرے اُس کا حق مرجح ضرور ہے لیکن بنظر اخوت اسلامی دوسرے مسلمانوں کو بھی اُس میں نماز وغیرہ سے روکنا نہیں چاہئے۔

اس کے بعد کے سوالات سب خالص شیعی نقطۂ نظر سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے اُن کا جواب دوسرے حصہ پر محوّل کیا جاتا ہے۔

(۲)

اب اس مسئلہ کا دوسرا حصہ شروع کیا جاتا ہے جو شیعی نقطۂ نظر سے تعلق رکھتا ہے۔

شیعی عقائد کی بنار پر رسالتمآبؐ کے تمام احکام بربنائے حکم الٰہی و وحی سماوی ہوتے تھے اور کوئی بات آپ کے ذاتی اجتہاد یا مشورت صحابہ کی بنا پر قرار نہ پاتی تھی۔ اجتہاد غیر معصوم سے مخصوص ہے اور معصومین کا درجہ اجتہاد سے بلند ہے۔

www.kitabmart.in

عبادت کے اجزاء تمامتر توقیفی ہوتے ہیں اور بلا دلیل شرعی اُس کے اجزاء میں کوئی کمی یا زیادتی صحیح نہیں ہے۔ لیکن دلیل شرعی جس سے کوئی حکم ثابت ہوتا ہے اُس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک دلیل خاص۔ دوسرے دلیل عام جسطرح دلیل خاص اگر کسی امر پر قائم ہو تو وہ معتبر و مستند اور لازم العمل ہے۔ اُسی طرح دلیل عام بھی اپنے تمام مندرجہ افراد میں معتبر سمجھی جائے گی جب تک کسی فرد خاص کی تخصیص اور اُس کا استثناء حکم عام سے ثابت نہ ہو۔

اجزاء جو کسی عبادت کے ہوتے ہیں اُن کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک جزء ماہیت یعنی بغیر اُس کے اصل حقیقت و ماہیت عمل کی متحقق نہیں ہو سکتی جیسے رکوع و سجود۔ حمد و سورہ وغیرہ نماز کے لئے کہ ان میں سے اگر کوئی ایک ترک ہو جائے تو اصل حقیقت نماز متحقق نہ ہوگی۔

دوسرے جزء الفرد یعنی اُس عبادت کے مختلف مراتب میں سے کسی خاص درجہ کی فرد میں وہ مدخلیت رکھتا ہے کہ اگر اُس جزو کو نہ بجالایا جائے تو اُس خاص درجہ کے ثواب کا جو اُس عبادت میں اُس جزو کے ساتھ بجالانے کی صورت میں ہوا استحقاق نہ ہوگا جیسے قنوت بہ نسبت نماز کے۔ یہ جزو ہے مگر ماہیت نماز کا جزو نہیں ہے بلکہ ایک فرد ممتاز ماہیت کی جس کا ثواب زیادہ ہے اُس کا جزو ہے لہذا اس کے بجا نہ لانے کی صورت میں نماز تو ہو جائے گی مگر وہ ثواب نہ ملیگا

www.kitabmart.in

جو اس جزو کے بجالانے کی صورت میں ملسکتا تھا۔

کسی عبادت کی اصلی ماہیت کو بیان کرنے کے موقع پر اکثر اُن اجزاء پر اکتفا کی جاتی ہے جو اُس کی اصل ماہیت کے اجزا ہیں اور دوسری قسم کے اجزاء بدلیل منفصل (جداگانہ) ثابت ہوتے ہیں جس کے بعد وہ عبادت میں اُسی طور پر معتبر سمجھے جائیں گے جو اُن کی دلیل کا تقاضا ہے اور وہ اُسی طرح ماثور سمجھے جائیں گے جیسے وہ کہ جو مقام بیان ماہیت میں ذکر ہوئے ہیں۔ دلیل عام کا حکم اس حیثیت سے مثل دلیل خاص کے ہے۔

حدیث صحیح متفق علیہ کی بنار پر اجزار شئے مستحب اور اجزاء مستحبۂ شئے میں تسامح فی ادلّۃ السنن کا کلیہ جاری ہے یعنی روایت ضعیف بھی اس بارے میں درجہ روایت صحیح کا رکھتی ہے اور وہ معتبر اور لائق عمل ہے۔

ہر امر مستحب بجائے خود اُس کے ترک میں معصیت اور گناہ نہیں ہے لیکن حالات واسباب اور مختلف اعتبارات کی بنار پر اکثر اُس میں اہمیت پیدا ہوتی ہے اور اس کی بنار پر بعض اوقات اُس کے ترک کا پابند ہونا. ناجائز اور حرام ہوجاتا ہے۔

www.kitabmart.in

جیسے خود اذان مستحب ہے۔ واجب نہیں ہے لیکن ایسی صورت میں جب شعار اسلامی کا قیام اُسپر موقوف ہو اور مخالفین اسلام محو شعار اسلامی کی غرض سے اُس کے روکنے میں کوشاں ہوں تو اُس کا قائم رکھنا اس وقت میں واجب اور اُس کا ترک گناہ و معصیت ہوگا۔

یہی صورت ہے ہر مستحب کی اگرچہ وہ کوئی مذہبی یا فرقہ وارانہ حیثیت نہ رکھتا ہو۔ اگر کوئی اُس کے روکنے پر مصر ہو اس طرح کہ اُس مستحب کے محو ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اُس کے استحباب کو زندہ رکھنے کے لئے اُس کے بجالانے پر قائم رہنا واجب و لازم ہوگا۔

بلکہ کسی امر مباح کو کوئی شخص بربنائے تحریم ترک کرنے پر مصر ہو تو اُس امر مباح کے اباحت کی حفاظت ہر پابند شرع کو لازم ہے اور اُس کی تحریمی پابندی کو توڑنا ضروری ہے۔

اذان و اقامت کی اصلی ابتدا اُسوقت ہوئی ہے جب شب معراج حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت المعمور پہونچے ہیں اور وہاں نماز جماعت ہوئی ہے جس میں صفوف ملائکہ نے حضرتؐ کے پیچھے نماز پڑھی ہے اس روایت کو بسند صحیح ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینیؒ نے کافی میں درج کیا ہے۔ اس کے بعد پھر جبرئیل امین دنیا میں تشریع اذان کیلئے جب نازل ہوئے ہیں

www.kitabmart.in

تو وہ موقع تھا کہ سر حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کی آغوش میں تھا۔ جبرئیل امین نے اذان و اقامت کہی جسے امیر المومنینؑ نے بھی سنا اور آپ نے بحکم حضرت رسولؐ بلال کو تعلیم فرمایا۔

اس روایت کی بھی سند معتبر ہے اور کافی و تہذیب دونوں میں مذکور ہے۔

اذان کے جو اصلی اجزا ریان ماہیت کے طور پر ذکر ہوئے ہیں اُن میں حی علیٰ خیر العمل اور آخر میں لا الہ الا اللہ دو مرتبہ موجود ہے۔ ملاحظہ ہو شیخ الطائفہ محمد بن الحسن الطوسی رہ کی کتاب تہذیب جو اصول اربعہ میں سے ہے۔

پہلی روایت الحسین بن سعید عن النضر عن عبد اللہ بن سنان قال سألت ابا عبد اللہ عن الاذان فقال یقول اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ۔ لا الہ الا اللہ۔

دوسری روایت احمد بن علی ابن محبوب عن علی بن السندی عن ابن ابی عمیر عن ابن اذینہ عن زرارۃ و الفضیل بن یسار عن ابی جعفرؑ قال لما اسری برسول اللہ فبلغ البیت المعمور حضرت الصلوٰۃ فاذن جبرئیل واقام فقلت لہ کیف اذن فقال اللہ اکبر اللہ اکبر ... حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ۔ لا الہ الا اللہ

www.kitabmart.in

تیسری روایت | عنه عن احمد بن الحسن عن فضالة عن سیف بن عمیرۃ عن ابی بکر الحضرمی عن ابی عبد اللهؑ وکلیب الاسدی عن ابی عبد اللهؑ انه حکی لهما الاذان فقال الله اکبر ——— حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل۔ الله اکبر۔ الله اکبر۔ لا اله الا الله لا اله الا الله۔

لا اله الا الله کے دو مرتبہ کہے جانے کے متعلق کافی میں یہ بھی روایت ہے محمد بن اسماعیل عن الفضل بن شاذان عن حماد بن عیسےٰ عن حریز عن زرارۃ عن ابی جعفرؑ قال قال یا زرارۃ تفتتح الاذان باربع تکبیرات وتختمه بتکبیرتین وتهلیلتین۔

"امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ اذاں چار تکبیروں سے شروع ہوئی اور دو تکبیروں اور دو تہلیلوں پر ختم ہوتی ہے۔"

اشهد ان علیاً ولی الله کے بارے میں احتجاج طبرسی میں یہ روایت ہے امام جعفر صادقؑ سے کہ اذا قال احدکم لا اله الا الله محمد رسول الله فلیقل علیٌ امیر المومنین۔

اس سے شہادت رسالت کے بعد مطلق شہادت ولایت کا حکم ثابت ہوتا ہے جس سے عمومی طور پر اذان میں بھی شہادت ولایت کا رجحان ثابت ہوتا ہی

www.kitabmart.in

نیز خطبۂ غدیر خم میں جناب رسالتمآب ؐ کا ارشاد من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ اور اس کے بعد یہ فقرہ کہ الا فلیبلغ الشاھد الغائب اعلان ولایت علی بن ابیطالب ؑ کے محبوب و مطلوب ہونے کی دلیل ہے اور بہترین طرق اعلان میں سے بعد شہادت رسالت اس کا اذان میں اقرار کرنا ہے جس کی کوئی ممانعت ثابت نہیں ہوئی۔ لہٰذا یہ بھی بمقتضائے حکم رسول ؐ محبوب و مطلوب اور راجح و مستحسن ہے اور اس حکم کی بناء پر یقیناً اُس اذان میں کہ جو اس جزو پر مشتمل ہو جو اجر و ثواب ہے وہ کسی طرح اُس اذان میں نہیں ہے جو اس جزو سے خالی ہو۔

الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا کسی حیثیت سے ثابت نہیں ہے بلکہ کافی کی صحیح حدیث میں معاویہ بن وہب سے ہے کہ سألت اباعبداللہ ؑ عن التثویب فی الاذان والاقامۃ فقال ما نعرفہ۔

امام جعفر صادق ؑ سے "الصلوٰۃ خیر من النوم" کے کہنے کا اذان و اقامت میں تذکرہ ہوا۔ حضرت نے فرمایا ہم اسے نہیں جانتے "یہ اس کے بے اصل ہونے کی صریح دلیل ہے۔

اب اُن سوالات کا فرقۂ شیعہ کے نقطۂ نظر سے ترتیب وار جواب لکھا جاتا ہے۔

۱۔ پہلا سوال خالص مذہب اہلسنت سے تعلق رکھتا ہے جس کا جواب پہلے حصہ میں گذر چکا۔

۲۔ بے شک اشھد ان علیا ولی اللہ کا اذان میں کہنا خواہ نماز فرادی ہو

www.kitabmart.in

کہ جماعت مستحب ہے جیسا کہ احتجاج طبرسی والی روایت میں گزرا اور اکثر علماء نے اس کی تصریح کی ہے

علامہ محمد باقر مجلسیؒ جو گیارھویں صدی میں مجدد مذہب کی حیثیت رکھتے ہیں انھوں نے بحار میں تحریر فرمایا ہے کہ لا یبعد کون الشہادۃ بالولایۃ من الاجزاء المستحبۃ للاذان۔

بحر العلوم سید مہدی طباطبائی نجفی قدس اللہ سرہٗ اپنی کتاب درہ منظومہ میں فرماتے ہیں۔

صل اذا ما اسم محمدؐ بدا	علیہ والآل فصل لتحمدا
واکمل الشہادتین بالتی	قد اکمل اللہ بہا الدین فی الملۃ
وانہا مثل الصلوٰۃ خارجۃ	عن الخصوص بالعموم والحجۃ

”جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لو تو صلوات آپ پر اور آپ کی آل اطہار پر بھیجو اور شہادتین کو (ناقص نہ چھوڑو) کامل کرو اس تیسری شہادت کے ساتھ جس کے ذریعہ سے ملت اسلامیہ میں دین کی تکمیل ہوئی ہے یہ مثل صلوات کے خصوصی اجزاء سے خارج اور عمومات کے ذریعہ سے جو حجت معتبر لازم العمل ہیں ثابت ہوئی ہے“

شیخ الفقہا شیخ محمد حسن نجفیؒ جواہر الکلام میں تحریر فرماتے ہیں

ھی کالصلوٰۃ علی محمدؐ عند سماع اسمہ۔

www.kitabmart.in

"شہادت ولایت کا ذکر کرنا مثل صلوات کے ہے حضرت رسالتمآب صلعم آپ کے نام کے بعد"

محقق فقیہ بے بدل آقا رضا ہمدانی اپنی کتاب "مصباح الفقیہ" میں تحریر فرماتے ہیں۔

الاولی ان یشہد لعلی علیہ السلام بالولایۃ وامرۃ المومنین بعد الشہادتین قاصد ابہ امتثال العمومات الدالۃ علی استحبابہ

اس کے شعار اہل تشیع اور جزو ایمان ہونے کے متعلق ملا محمد تقی مجلسی رح نے روضۃ المتقین میں فرمایا ہے "بہتر آنست کہ بگویند جزو ایمان است"

سید العلماء مولانا سید حسین علیین مکان طاب ثراہ نے روضۃ الاحکام میں اس قول کو نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے "آنچہ گفتہ است خوب است"

۳۔ میں نے بگوش خود جہاں تک سنا ہے عتبات عالیات اور دیگر مقامات پر برابر اشہد ان علیاً ولی اللہ اور حی علی خیر العمل کہا جاتا ہے۔

۴۔ حی علی خیر العمل باجماع علمائے شیعہ جزو اذان ہے۔

جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ انتصار میں تحریر فرماتے ہیں۔

مما انفردت بہ الامامیۃ ان یقول فی الاذان والاقامۃ بعد قولہ حی علی الفلاح حی علی خیر العمل والوجہ فی ذلک اجماع الفرقۃ المحقۃ علیہ۔

www.kitabmart.in

اور محقق ابوالقاسم نجم الدین جعفر بن سعید حلی اپنی کتاب معتبر میں تحریر فرماتے ہیں۔ قول حی علی خیر العمل فی الاذان والاقامة سنة آل محمد (ع) الاذان مع ترکھا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ بغیر اس جزو کے اذاں صحیح نہیں ہے

۵۔ اذاں کے آخر میں دو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنا جزو اذان ہے۔ ایک مرتبہ پر اکتفا کرنے سے اذان کامل متحقق نہ ہوگی اور اذان باطل ہوگی۔ احادیث اس کی جزئیت کے متعلق سابق میں درج ہو چکے ہیں۔

محقق نجم الدین حلی معتبر میں لکھتے ہیں، اجمع الاصحاب علی التھلیل فی آخرہ مرتین۔

مفتاح الکرامہ میں ہے فی الناصریات والتذکرۃ والمنتھی والبحار الاجماع علی تثنیة التھلیل فی اخر الاذان۔

۶۔ اذان ماثور کی فرد کامل یہ ہے کہ جتنے اجزاء بدلیل خاص اور بدلیل عام شرع سے ثابت ہوئے ہیں ان سب پر مشتمل ہو۔ غیر ماثور وہ ہے جس میں کوئی جزو ایسا شریک کر دیا گیا ہو جس پر نہ کوئی دلیل خاص ہو نہ دلیل عام جیسے الصلوٰۃ خیر من النوم۔ باعتقاد شیعہ یہ بدعت ہے اور حرام

۷۔ کمی کرنا اگر بطور التزام ترک و اسقاط ہو تو وہ کسی جزو اذاں ماثور میں جائز نہیں ہے خواہ جزو ماہیت ثابت بالخصوص ہو یا جزو فرد کامل ثابت بالعمومات اور

www.kitabmart.in

کمی کرنا مقام عمل میں تساہل یا قلت وقت یا ضرورت کی وجہ سے تو وہ اگر کسی ایسے جزو کے متعلق ہو جو ماہیت اذان میں دخیل ہے جیسے حی علی خیر العمل اور آخر میں دو مرتبہ کلمہ لا الہ الا اللہ وغیرہ تو اصل اذان صحیح نہ ہوگی باطل ہوگی اور ثواب اذان کا نہ ملے گا۔

اور اگر ایسے جزو کے متعلق ہو جو فرد کامل میں دخل رکھتا ہے جیسے اشہد ان امیر المومنین علیاً ولی اللہ تو بغیر اس کے اذان ناقص ہو جائے گی اور وہ ثواب اُس کا حاصل نہ ہوگا جو اُس جزو کے ساتھ عمل کرنے میں حاصل ہوتا۔

زیادتی اگر ایسی ہے جو صورت مقررہ اذان کو نہیں بدلتی اور خود کسی امر عمومی کے تحت میں داخل ہوتی ہو تو وہ اذان ماثور کی صحت کے خلاف نہیں ہے بلکہ خود موجب ثواب و تکمیل عبادت ہے۔

جیسے خداوند عالم کے بعض اوصاف کا بعد تمامیت تکبیر کے ذکر کر دینا یا صلوات علی محمد و آلہٖ بلکہ صلوات کے متعلق تصریح تعمیم استحباب کی اذان میں بالخصوص ثابت ہوئی ہے جیسا کہ روایت زرارہ میں ہے جو بسند معتبر کافی میں منقول ہے۔

قال ابو جعفرؑ صل علی النبیؐ کلما ذکرتہ او ذکرہ ذاکر فی اذان او غیرہ۔

۸۔ جو اضافہ ہو وہ اگر کسی عموم حکم شرعی کے تحت میں داخل ہو تو جائز و راجح ہے ورنہ حرام اور بدعت سیئہ ہوگا۔

www.kitabmart.in

۹- الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا ماثور نہیں ہے۔

"سید مرتضیٰ علم الہدیٰ انتصار میں تحریر فرماتے ہیں لو کان مشروعا لوجب ان یقوم دلیل شرعی علی ذالک ولا دلیل فیہ"

ابن ادریس حلی نے سرائر میں لکھا ہے "لا یجوز فعل ذلک فمن فعلہ لغیر تقیۃ کان مبدعا ماثوما"

سید العلماء علیین مکان طاب ثراہ روضۃ الاحکام میں تحریر فرماتے ہیں "تبدیل حی علی خیر العمل بقول شان الصلوٰۃ خیر من النوم در نماز صبح از بدع مخالفین است"

حی علی خیر العمل ماثور ہے۔ اس کے متعلق احادیث اور کلمات فقہاء سابق میں ذکر ہو چکے۔

۱۰- بدقسمتی سے مسلمانوں میں کوئی اذان ماثورہ نہیں باقی رہی ہے جو تمام فرقوں میں مشترک حیثیت سے معمول بہ ہو۔ لیکن متبع دلیل ہو اور دلیل کی بناء پر ہم نے ثابت کیا کہ سنی و شیعی نقطۂ نظر دونوں سے اذان ماثور یہی قرار پاتی ہے دو مرتبہ حی علی خیر العمل اور آخر میں لا الٰہ الا اللہ دو مرتبہ پر مشتمل اور شہادت ولایت کا بھی سنی و شیعی دونوں نقطۂ نظر سے بعد شہادت رسالت کہنا راجح و مطلوب شارع مقدس ہے۔ اس میں کوئی ایسی فرقہ وارانہ خصوصیت نہیں پائی جاتی جس کی وجہ سے دوسرے فریق کیلئے دل آزار ہو۔

۱۱- جس فرقہ کا شخص اجازت حاصل کرے اس کا

www.kitabmart.in

منشاء یہ ضرور ہے کہ اُس کے فرقہ کے لوگوں کو اُس مسجد میں اپنے طریقہ سے اذان و نماز کی آزادی حاصل ہو۔ دوسرے لوگوں کو ممنوع قرار دینے کا حق نہ ہو لیکن اپنے طریقہ پر اذان و نماز کی آزادی ضرور ہونا چاہئے۔

۱۲- اذان کے معنی ہیں اعلام اور وہ بغیر جہر متحقق نہیں ہو سکتا۔ اذان خفی ہونے کی صورت میں اُس کی غرض و غایت مفقود ہو جاتی ہے۔

محقق حلی رہ شرائع الاسلام میں احکام اذان میں تحریر فرماتے ہیں۔

ان یرفع الصوت بہ۔ شہید ثانی نے روض الجنان میں لکھا ہے

عن الصادق علیہ السّلام ارفع صوتک۔

نیز حضرت نے فرمایا لاتخفین صوتک فان اللّٰہ یوجرک علیٰ مدّ صوتک

مفتاح الکرامہ میں ہے۔

اذکار مخصوصۃ موضوعۃ للاعلام بدخول وقت الصلوٰۃ وفی جامع المقاصد کما ھو ظاھر جماعۃ وصریح اخرین ان اصل شرعیۃ الاذان الاعلام۔

۱۳- جس طرح نماز کے لئے مسجد کو خاص خصوصیت حاصل ہے اُسی طرح اذان کے لئے، گھر کی اذان مسجد کے لئے کفایت نہیں کر سکتی۔ یہاں تک کہ اگر نماز جماعت متعدد مساجد میں ہو تو ایک مسجد کی اذان دوسری مسجد کے لئے

www.kitabmart.in

کافی نہیں ہے چہ جائیکہ گھر میں۔

علامہ حلی نہایۃ الاحکام میں تحریر فرماتے ہیں۔ لو تعددت المساجد ولم یمکن جمع الناس فی واحد رزق عدد من المؤذنین یحصل بھم الکفایۃ ویتأدی الشعار۔

۱۴- اشھد ان علیا ولی اللہ کے متعلق سابق میں کافی توضیح سے لکھا گیا کہ وہ جزو فرد کامل اذان ہے۔ بغیر اس کے اذان ناقص ہوگی۔ جبکہ اس کے ترک کرنے کی بطور پابندی ومحو شعار خواہش ہو تو اسوقت میں اس کے استحباب کا زندہ رکھنا حفظ شریعت اور حفاظت شعار کے تحت میں واجب ولازم ہے اور اس کے ترک کا پابند ہونا جائز نہیں ہے۔

۱۵- حی علی خیر العمل اذان کا جزو لازم ہے۔ اس کے ترک سے اذان باطل ہے۔

۱۶- اذان کے آخر میں لا الہ الا اللہ دو مرتبہ کہنا لازم ہے۔ ایک مرتبہ کہنا ماثور نہیں ہے۔ کتب کا حوالہ سابق میں درج ہو چکا ہے۔

واللہ العالم۔ علی نقی النقوی عفی عنہ یکم رجب ۱۳۵۳ھ

[stamp] ... العلوم

www.kitabmart.in

HAJI GULAMALI HAJI ISMAIL.
READING ROOM & LIBRARY.
3RD, ... BUILDING
OPP: ... TOWER.
KARACHI-2. PAKISTAN.

www.kitabmart.in

مجموعۂ ثبوت بینات

سنہ ۱۳۵ھ میں جو حیرت انگیز معجزات مشاہدہ میں آئے اگر معصومین علیہم السلام سے ظاہر ہوئے ان سب کے مفصل واقعات جناب سید العلماء مدظلہ العالی نے اپنی ذاتی تحقیقات کے بعد ... کی مدد کے قلم بند فرمائے ہیں بڑا سائز کاغذ قسم اعلیٰ قیمت ...

ذخیرۃ الاحکام

مومنین کے اصرار پر جناب سید العلماء مدظلہ العالی نے کے بعض ضروری روزمرہ کے مسائل فقہ کے متعلق مختصر رسالہ کی شکل میں شائع کئے گئے ہیں۔ قیمت ۴ر صفحات ۱۱۹ محصول ۲ر

کائنات قبل از اسلام

اسلام کے قبل دنیا کی کیا حالت تھی؟ اس موضوع کو اس بہتر عنوان سے اب تک نہ لکھا گیا ہوگا۔ مصنفہ فاضل شہیر مولانا مجتبیٰ حسن صاحب موسوی کاموں پوری ریسرچ اسکالر جامعہ ہذا قیمت ۸ر محصول ۲ر

رسالہ رسول کی بیٹی
قیمت ۲ر محصول ۲ر

رسالہ "گل عصمت"
قیمت ۱ر محصول ۲ر

ان ہر دو رسائل میں جناب صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے حالات زندگی نہایت سلیس زبان میں تحریر کئے گئے ہیں۔

تاریخ ازدواج

رسالہ ہذا میں مصنف نے طریق ازدواج کی تاریخ تحریر فرمائی ہے۔ دنیا میں کن کن قوموں میں کس کس زمانہ میں کون کون طریقے ازدواج کے جاری رہے اور اس وقت مختلف اقوام میں کون کون طریقے ازدواج کے رائج ہیں۔ قیمت ۶ر محصول ۲ر

الہامی کلمات قیمت ۳ر محصول ۲ر

www.kitabmart.in

امامیہ مشن کے تبلیغی رسالے

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	محصول	نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	محصول
۱	ناظمان حسینؑ کا مذہب	۴ر	لـر	۲۶	مذہب بے بہا حصہ دوم	۸ر	لشر
۲	تحریف قرآن کی حقیقت	۶ر	لشر	۲۷	مذہب اور سائنس	ار	ثر
۳	نور کعبہ (ختم)	ار	ثر	۲۸	معرکۂ کربلا (ہشتم)	۲	ثر
۴	وجود حجت	۴ر	لـر	۲۹	کربلا کا بہاؤ دعا ،،	۲ر	ثر
۵	اصول دین اور قرآن	۴ر	لـر	۳۰	دی ٹریجڈی آف کربلا (انگریزی)	۲ر	ثر
۶	اتحاد الفریقین حصہ اول	۴ر	لـر	۳۱	اسلام کی حکیمانہ زندگی	۸ر	لشر
۷	حسینؑ اور اسلام اردو	لشر	ثر	۳۲	دور سہ مستعد اد	۴ر	لـر
۸	،، (ہندی)	ار	ثر	۳۳	حقیقت بدا	۲ر	ثر
۹	،، (انگریزی)	ختم		۳۴	خطیب آل محمدؐ	۴ر	ثر
	شیعہ اور اسلام (ختم)	۸ر	ار	۳۵	تدوین حدیث	ار	ثر
۱۱	امامت ائمہ اثنا عشر اور قرآن	ر	ثر	۳۶	مطلوب کعبہ	ار	ثر
۱۲	تجارت اور اسلام	ختم		۳۷	مجاہدۂ کربلا	۲ر	ثر
۱۳	اتحاد الفریقین حصہ دوم	ختم		۳۸	اسلام کا پیغام (اردو)	۰	ثر
۱۴	علی اور کعبہ	۱	ختم	۳۹	دی میسیج آف اسلام (انگریزی)	۰	ثر
۱۵	رجال بخاری حصہ اول	۶ر	لـر	۴۰	اثبات عزاداری	۴ر	لـر
۱۶	مذہب بے بہا حصہ اول	۵ر	لـر	۴۱	مسئلہ فدک	۵ر	لـر
۱۷	نوروز و غدیر	ار	ثر	۴۲	تاجدار کعبہ	ار	ثر
۱۸	مجاہدۂ کربلا	۲ر	ثر	۴۳	مسئلہ خلافت و امامت حصہ اول	۵ر	لـر
۱۹	کربلا کا اتم لیبیان (ہندی)	۲ر	ثر	۴۴	،، حصہ دوم	۴ر	لـر
۲۰	دی مارٹیرڈم آف حسینؑ	۲ر	ثر	۴۵	،، حصہ سوم	۴ر	لـر
۲۱	اسوۂ حسینی	۲ر	ار	۴۶	رسالہ تحقیق اذان	ار	ثر
۲۲	جنگ صفین	۳ر	ثر	۴۷	رسالہ ذوالجناح	ثر	ثر
۲۳	تذکرۂ حفاظ شیعہ حصہ اول	۶ر	لـر	۴۸	شہدائے کربلا	۳ر	لـر
۲۴	،، حصہ دوم	۵ر	لـر	۴۹	مجاہدۂ کربلا (ہندی)	۲ر	ثر
۲۵	مقصود کعبہ	ار	ثر	۵۰	حسینؑ ان دی بیٹل آف کربلا	ار	ثر

(ملنے کا پتہ) آنریری سکریٹری امامیہ مشن لکھنؤ